عرب جمہوریہ مصر ۲۶ صفر ۱۴۴۱ھ

وزارت اوقاف ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۹ء

دینِ اسلام

حقیقی اسلام اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری، محبت الہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی، حسنِ خلق، خشوع و خضوع، نیک سیرت، لوگوں سے معاملات کرتے وقت خندہ پیشانی سے پیش آنے، تمام مخلوق کے ساتھ شفقت ورحمت سے پیش آنے، تعمیر وترقی اور تہذیب و تمدن کا نام ہے۔ اسلام ایک ضابطہ حیات کا نام ہے جسے اس کے پیروکار اپنی تمام تر حرکات و سکنات اور اقوال و افعال میں پیشِ نظر رکھتے ہیں۔

دینِ اسلام دین کے ذریعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنے اور کائنات کی تعمیر کی دعوت دیتا ہے دین کے نام پر کائنات کو تباہ و برباد کرنے کی دعوت نہیں دیتا۔ دین اسلام ساری دنیا میں رحمت، امن و امان اور سلامتی کی دعوت دیتا ہے، ارشاد باری ہے: {وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ} "اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے"۔

جبریل علیہ السلام نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور تو نماز قائم کرے، اور زکوۃ ادا کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، اور اگر تو استطاعت رکھے تو بیت اللہ کا حج کرے"۔ مذکورہ بالا حدیثِ جبریل میں مذکور ارکانِ اسلام میں غور و فکر کرنے والا شخص اس حقیقت کا ادراک کرلیتا ہے کہ یہ ارکانِ اسلام ایک کامل شخصیت کی تعمیر سازی میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انسان جب یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور سیدنا محمد صلی

اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں تو وہ اِس گواہی کو عملی جامہ پہنانے اور اللہ رب العزت کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے کوشش کرتا ہے اس کی اوامر کی پابندی کرتا ہے اس کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرتا ہے اس کی حدود کی پاسداری کرتا ہے اپنے فرض میں کوتاہی نہیں کرتا اور اپنی ذات کے لئے کسی بھی ناحق چیز کا مطالبہ نہیں کرتا اور جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ شفقت ورحمت، تواضع وانکساری اور نرمی سے پیش آتے تھے وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے اسی طرح لوگوں سے پیش آنے کی کوشش کرتا ہے۔

بے شک نماز اسلام کا سب سے بڑا اور اہم رکن ہے جس کے ثمرات برائی اور بے حیائی سے رکنے اور دینِ حق پر ثابت قدم رہنے کی صورت میں بندے کو حاصل ہوتے ہیں اور ایک مسلمان اپنی ذات کے ساتھ پُرسکون اور معاشرے کے ساتھ امن وامان کی زندگی گزارتا ہے۔ارشاد باری ہے: {وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ} "اور نماز قائم کریں، یقینا نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے"۔

زکوۃ کی ادائیگی میں جو ایمانی اور انسانی پہلوؤں ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں بیشک زکوۃ انسانی نفس کی تربیت کرتی ہے تاکہ وہ مادیات میں ہی غرق نہ ہو جائے۔ اس کے ذریعے انسان اس حقیقت کو پالیتا ہے کہ مال ایک وسیلہ ہے غایت ومقصد نہیں اور اسی طرح یہ باہمی تعاون، رحم دلی اور دوسروں کا احساس کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مسلم معاشرہ میں انانیت اور منفی رجحانات نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہمارا دین ایثار وقربانی، جود وسخا کا دین ہے ذاتی منفعت، بخل اور کنجوسی کا دین نہیں ہے۔ مومن سخی اور فراخ دل ہوتا ہے۔ اللہ تعالی انصارِ مدینہ کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: {وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ

فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} "اور (ان کے لئے) جنھوں نے اِس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے"۔

اسی طرح روزہ بھی خوفِ خدا کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے کے ذریعے ایک مسلمان کے اخلاق کی اصلاح کرتا ہے اور اسے صبر، تحمل وبرداشت اور اپنے نفس کو ہر اس چیز سے دور رکھنے کا عادی بنا دیتا ہے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب بنے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو تو وہ نہ تو فحش کلامی کرے اور نہ ہی شوروغل کرے اور اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے جھوٹی بات کہنے اور اِس پر عمل کرنے کو ترک نہ کیا تو اس کے کھانے پینے چھوڑنے کی اللہ تعالی کو کوئی ضرورت نہیں ہے"۔

اور اسی طرح حج بھی مناسکِ حج کی ادائیگی سے قبل، اس کے دوران اور اس کے بعد ایک اخلاقی طرزِ عمل کی پابندی کا نام ہے۔ ارشاد باری ہے: {الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ} "حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص اِن میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کروگے اس سے اللہ تعالی باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالی کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو"۔ اور حضرت ابوھریرہ رضی

اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ: "جس نے اللہ تعالی کے لئے حج کیا اور (اس کے دوران) اپنی بیوی سے میل ملاپ نہ کیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو اس دن کی طرح واپس لوٹا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا"۔ اس طرح ارکانِ اسلام کے ہر رکن کے اثرات اور ثمرات ہیں جو معاشرے کے لئے بھلائی اور امن وامان کا باعث بنتے ہیں۔

بے شک جو شخص ہمارے دین میں غور وفکر کرتا ہے وہ اس حقیقت تک رسائی حاصل کرلیتا ہے کہ یہ دین مکارمِ اخلاق کا حامل ہے اور اس کا پیغام ان ہی مکارمِ اخلاق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آیا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں مکارمِ اخلاق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے"- اس لئے جہاں بھی صدق ووفا، امانت، نیکی، صلہ رحمی، جود وکرم، باہمی مدد، عزت ووقار، مروت، لوگوں سے تکلیف کو دور کرنا، محتاج کی مدد کرنا، ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا، تکلیفوں میں مبتلا افراد سے تکلیفیں دور کرنا اور جانوروں کے ساتھ نرمی وشفقت کرنا جیسے اخلاق وصفات پائی جائیں گی وہ ہی حقیقی اسلام اور اس کا پیغام اور مقصد ہو گا۔

بے شک اسلام کی حقیقت کو سمجھنا، آسانی ونرمی پر مبنی اس کے پیغام کے اسرار ورموز کو جاننا، اس کے اعلی مقاصد اور غرض وغایات سے واقف ہونا، اور ان کو وقت کے تقاضوں کے مطابق نافذ کرنا، یہ سب موجودہ چیلنجز کا سامنا کرنے، انتہاپسند اور دہشت گرد جماعتوں کی سرکشی کو لگام دینے، انتہاپسند فکر کا محاصرہ کرنے، جمود، تنگ نظری، اور غلط فہم کے حصار کو توڑنے اور اس تنگ نظری سے نکل کر ایسے وسیع وعریض عالم میں آنے کے لئے انتہائی ضروری ہے جہاں عقل وشعور اور بصیرت میں پختگی بھی نسبتاً زیادہ ہو اور وہ جگہ انسانی وملکی

مفادات کے حصول اور ان اعلی انسانی اقدار کو عام کرنے کے لئے زیادہ موزوں ہو جو ساری انسانیت کے لئے سعادت مندی، امن وسلامتی اور استحکام کا باعث بنتی ہیں۔

سب سے اہم فرض اور ذمہ داری جو ہر مسلمان کو سرانجام دینی چاہیے وہ یہ ہے کہ وہ تمام لوگوں کے سامنے دینِ اسلام کی عظمت کے پہلوؤں واضح کرے تاکہ ساری دنیا کو علم ہو جائے کہ اسلام امن وسلامتی کا دین ہے امن وسلامتی کی دعوت دیتا ہے اور اس کی ہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے ارشاد باری ہے: {هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ} "اللہ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کا بادشاہ، نہایت مقدس، سلامت رکھنے والا"۔ اسلام میں ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت کہے جانے والا لفظ بھی "سلام" ہے ارشاد باری ہے: {وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا} "اور جو تم سے السلام علیکم کہے تم اسے یہ نہ کہہ دو کہ تو ایمان والا نہیں"۔ اور جنت میں اہلِ جنت کا ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت کہے جانے والا لفظ بھی "سلام" ہے۔ ارشاد باری ہے: {وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ} "اور ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے کہ: "اللھم انت السلام، ومنک السلام، تبارکت یاذالجلال والاکرام" "اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، اے عزت وجلال کے مالک! تو ہر عیب سے پاک ہے"۔

دینِ اسلام انسان کی عزت وناموس کی حفاظت کرتا ہے اسے غیبت، چُغلی، باہمی حسد وبغض سے باز رکھتا ہے کسی کو حقیر سمجھنے اور کسی بھی صورت میں تکلیف اور اذیت پہنچانے سے روکتا ہے خواہ وہ تکلیف اور اذیت قول یا فعل کی شکل میں ہو، اشارۃ یا صراحتا ہو، ارشاد باری ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن

يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} "اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ، اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار کے ساتھ اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو نیچے رکھ دے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہی ہو"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان ڈالنے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور دیکھا جس کے چہرے پر داغ کر نشان ڈالے گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی نشان ڈالنے والے پر لعنت کرے"۔

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو دن کو روزے رکھتی ہے اور رات قیام میں گزار دیتی ہے مگر وہ اپنے پڑوس کو اذیت پہنچاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ جہنمی ہے"۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جو شخص اللہ تعالی اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے، اور جو شخص اللہ تعالی اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت و تکریم کرے، اور جو شخص اللہ تعالی اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے"۔

برادران اسلام!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی و سہولت پر مبنی اسلامی تعلیمات، عمدہ اخلاقی اور اعلی انسانی اقدار کو اپنے اصحاب کے دلوں میں پختہ کر دیا تھا یہاں تک وہ تعلیمات اور اخلاق ایک ضابطہ حیات کی شکل اختیار کر گئے تھے

جس کے مطابق وہ زندگی بسر کرتے اور لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے سامنے کھڑے ہو کر بڑے عمدہ انداز اور خوبصورت الفاظ میں چندان ہی اقدار اور اخلاقیات کو بیان کیا انہوں نے کہا: اے بادشاہ: ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کی پوجا کیا کرتے، مردار کھایا کرتے اور بدکاریاں کیا کرتے، رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلقی کرتے، پڑوسیوں کے ساتھ برا سلوک کرتے، ہم میں سے طاقتور، غریب کو کھا جاتا کرتا، ہمارا یہ حال تھا کہ اللہ تعالی نے ہماری طرف ہم میں سے ایک ایسا رسول بھیجا جس کے نسب کو بھی ہم جانتے ہیں، جس کی صداقت، امانت اور عفت سے بھی ہم اچھی طرح آگاہ ہیں اس نے ہمیں اللہ تعالی پر ایمان لانے کی دعوت دی کہ ہم اس کو وحدہ لاشریک مانیں، اور اسی کی عبادت کریں اور وہ بت اور پتھر جن کی پوجا ہم اور ہمارے آباؤاجداد کیا کرتے تھے ان کی بندگی کا طوق اپنی گردن سے اتار پھینکیں۔ اس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سچ بولیں۔ امانت میں خیانت نہ کریں، صلہ رحمی کریں، ہمسایوں کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئیں، برے کاموں اور خون ریزیوں سے باز رہیں، اس نے ہمیں فسق وفجور، جھوٹ بولنے، یتیموں کا مال کھانے، اور پاک دامن عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع کیا، اور ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف اللہ تعالی کی عبادت کریں، کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ بنائیں اور نیز اس نے ہمیں نماز پڑھنے، روزہ رکھنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔

حقیقی مسلمان جھوٹ نہیں بولتا، ملاوٹ نہیں کرتا، خیانت نہیں کرتا، حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور حقیقی مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان ومال اور عزت وناموس کے بارے میں بے خوف رہیں، حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے کردار سے اسلام کے اخلاق ظاہر ہو رہے ہوں اور وہ لوگوں کے لئے صرف بھلائی اور خیر کا باعث بنتا ہو اگر ہم حقیقی مسلمان کی ایک جامع اور مانع تعریف کرنا چاہیں تو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کی اس تعریف سے زیادہ جامع اور بہتر کوئی تعریف نہیں ہو سکتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں خبر نہ دوں؟ (مومن وہ ہے) جس سے لوگ اپنے اموال اور جانوں کے بارے میں بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں، اور مجاہد وہ ہے جس نے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے غلط کام اور گناہ چھوڑ دیئے"۔

اسلام کا پیغام انسانیت، حکمت، رواداری، رحمت اور فراخدلی کا پیغام ہے یہ اتحاد و یکجہتی کا پیغام ہے فرقہ واریت اور امت کا شیرازہ بکھیرنے کا پیغام نہیں ہے۔ اسلام سراسر عدل و انصاف، رحمت، رواداری، نرمی و آسانی اور انسانیت کا نام ہے۔ ہر وہ چیز جو ان اعلی معانی کے تحقق کا باعث بنتی ہے وہ حقیقی اسلام ہے اور جو چیز ان معانی سے متصادم ہے وہ در حقیقت اسلام، اس کی غرض وغایت اور اس کے مقاصد سے متصادم ہے۔

اے اللہ! ہمیں اعلی اخلاق کی توفیق عطا فرما اور عالم اسلام کے تمام ممالک خاص طور پر مصر، اس کی عوام، اس کے جوانوں اور اس کی فوج کی حفاظت فرما اور ان کو ہر برائی اور شر سے محفوظ رکھ۔ آمین